Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | منگل۔ ۲۵۔ ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ، ۱۸ ہجرت ۱۳۷۲ ہش، ۱۸ مئی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۱۳

نافع وجود کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھتا ہے

ہر قسم کی راحت۔ صحت۔ عمر و دولت یہ سب اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں ہے۔ جب انسان کا وجود ایسا نافع اور سود مند ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو ضائع نہیں کرتا۔ جیسے باغ میں کوئی درخت عمدہ پھل دینے والا ہو تو اسے باغبان کاٹ نہیں ڈالتا بلکہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اسی طرح نافع اور مفید وجود کو اللہ تعالیٰ بھی محفوظ رکھتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"شریعت (دینِ حق) میں بڑے بڑے باریک امور ایسے ہیں تاکہ اخلاص کی قوت پیدا ہو جائے۔ اخلاص ایک موت ہے جو مخلص کو اپنے نفس پر وارد کرنی پڑتی ہے۔ جو شخص دیکھے کہ اعلانیہ خرچ کرنے اور خیرات دینے یا چندوں میں شامل ہونے سے اس کے نفس کو مزا آتا ہے اور ریا پیدا ہوتی ہے تو اس کو چاہیئے کہ ریاکاری سے دست بردار ہو جائے اور بجائے اعلانیہ خرچ کرنے کے خفیہ طور سے خرچ کرے اور ایسا کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہو۔ پھر خدا قادر ہے کہ نیک کو اس کی نیکی اور پاک تبدیلی کی وجہ سے بخش دے۔ اس میں کوئی سو برس کی ضرورت نہیں۔ اخلاص کی ضرورت ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۵۹۔۶۶۰)

خصوصی درخواست دعا

مکرم عبدالقدیر صاحب اسیر راہ مولا کے والد مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب مجاہد حسین آباد کالونی ساہیوال کو یکم مئی ۱۹۹۳ء کو فالج کا حملہ ہوا تھا۔ مکرم ڈاکٹر محمد داؤد احمد صاحب کو فوری بلوایا گیا۔ جن کے علاج معالجہ سے پہلے سے افاقہ ہے مگر ابھی اثرات باقی ہیں۔ اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب مجاہد کو کامل شفا عطا فرمائے۔ اور ان کے اسیر بیٹے کی رہائی کے جلد سامان پیدا فرمائے۔

ناظر امور عامہ

درخواست دعا

مکرمہ احمدی بیگم صاحبہ لاہور۔ دسمبر سے لے کر اب تک کئی عوارض میں مبتلا ہیں۔ اگرچہ اب بہت افاقہ ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال

عزیزم نصیر احمد گوگی ولد چوہدری بشیر احمد صاحب ڈرائیور فرینکفورٹ جرمنی میں ایک دردناک حادثے میں وفات پا گئے تھے۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور مورخہ ۳ مئی کو مولوی سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں آپ کا جنازہ پڑھایا۔

آپ کے والد اکیس سال قبل وفات پا گئے تھے۔ والدہ نے بیوگی میں اپنے بچوں کو پالا تھا کہ انہیں نوجوان بیٹے کی وفات کا صدمہ دیکھنا پڑا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور غمزدہ والدہ اور عزیزوں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

محمد اسلم شاد

دعا اور کوشش کو پھل ضرور لگتے ہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خدا کے سپرد کرنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ذمہ داری خدا پر پھینک دے۔ اور جب یہ سوال پیدا ہو کہ تمہاری کوششوں کو پھل نہیں لگ رہے تو آدمی بڑی بے زاری سے یا بے تعلقی سے یہ کہہ دے کہ جی! میں نے جو کرنا تھا کر لیا۔ آگے اللہ کی مرضی۔ یہی بات کہ اللہ کی مرضی اور اللہ کا اختیار ایک مومنانہ عشق کے ساتھ بھی بیان کی جاتی ہے اور ایک نہایت گستاخانہ بیہودہ طریق پر بھی بیان کی جاتی ہے۔ بات ایک ہی ہوتی ہے مگر اس کے نتائج بالکل مختلف نکلتے ہیں۔ وہ لوگ جو خدا کی عظمت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی محبت میں پگھل کر یہ کہتے ہیں کہ وہ مالک ہے۔ جب چاہے گا دے گا اور ہم اس کی رضا پر ہر حال میں راضی ہیں یہاں تک کہ وہ نہ بھی دے گا تب بھی راضی ہیں۔ اس بات میں ایک غیر معمولی جذب پایا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کے لئے بعض عظیم الشان کام دکھاتا ہے۔ بعض دفعہ بعض دعائیں اس اظہار کے نتیجہ میں مقبول ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ انسان کے دل کی کیفیت تو وہی رہتی ہے جو ہمیشہ سے ہے لیکن بعض دفعہ انسان ایک دکھے ہوئے دل کے ساتھ انتظار کرتے ہوئے کہ میری دعائیں قبول ہوں گی۔ ہوں گی۔ ہوں گی آخر یہ سوچتا ہے کہ کیوں نہیں ہوئیں۔ اس وقت دل بڑی پختگی کے ساتھ اس سارے مضمون پر غور کرتا ہے اور آخری نتیجہ یہ نکالتا ہے کہ میں راضی ہوں۔ میرے اندر کوئی فتور نہیں ہے اور خدا کے حضور اپنے دل کی کیفیت اس طرح پیش کر دیتا ہے کہ اس وقت یہ بات دعا بن جاتی ہے۔ اور عظیم الشان جذب کی طاقت رکھتی ہے۔ یعنی اللہ کی رحمت کو جذب کرنے کی طاقت رکھتی ہے لیکن ایک بدتمیز آدمی جس کو کہا جائے کہ جی آپ کے سپرد یہ کام تھا۔ یا آپ نے ابھی یہ کام کیا نہیں تو وہ کہے کہ جی میں نے جو کرنا تھا کر دیا۔ آگے میرا کام نہیں نتیجہ نکالنا۔ یہ اللہ کا کام ہے۔ اس بات میں بڑی سخت بدتمیزی اور گستاخی پائی جاتی ہے یعنی وہ سمجھتا ہے کہ میں نے تو پورا کامل کام کیا۔ اس میں کوئی نقص نہیں چھوڑا اور نہیں نکلتا تو خدا ذمہ دار ہے۔ میں ذمہ دار نہیں ہوں یہ بالکل اور مضمون ہے جیسا کہ زمین سے آسمان۔ بعض لوگ پھسل جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ انسان کو ہلاک کرنے والا مضمون ہے اس لئے (ایمان والا) جہاں توکل رکھتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ میری دعا کو ضرور پھل لگے گا۔ وہاں پھل میں دیر ہونے کی صورت میں اپنے عیوب تلاش کرتا ہے۔

(از خطبہ فرمودہ ۸ نومبر ۱۹۹۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸۔ ہجرت ۱۳۷۲ ہش ۔ ۱۸۔ مئی ۱۹۹۳ء

سچی شکر گذاری

یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ ہمیں شکر گذار بندے بننا چاہیئے۔ اور ہم سب کہتے بھی یہی ہیں کہ ہم شکر گذار بندے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ بات بھی تو دیکھنے میں آتی ہے کہ ذرا سی مشکل پیش آئی یا ذرا سی مصیبت کا سامنا ہوا اور ہم نے شکوہ شکایت شروع کر دی۔ اس وقت ایسا لگتا ہے کہ گویا ہم یہ بھول ہی گئے ہیں کہ ہم شکر گذار بندے ہیں۔ دراصل سوچنے والی بات یہ ہے کہ شکر گذاری ہے کیا۔ کیا صرف منہ سے کہہ دینا کہ ہم خدا کا شکر کرتے ہیں یا اس کے شکر گذار بندے ہیں۔ کافی ہے یا اس سے کچھ زیادہ کی ضرورت ہے۔ کیا ہم توازن قائم رکھتے ہیں راحت و رنج کا۔ آزمائش و مشکلات کا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں۔"وہ خدا جس کے انعامات انسان کے ساتھ ہر حال میں شامل رہتے ہیں اور وہ بے شمار اور بے انداز احسانات ہیں اس کا شکر کرتے رہنا بہت ضروری ہے۔ شکر اسی کو کہتے ہیں کہ سچے دل سے اقرار کرے کہ واقعی اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ایسی ہیں کہ بے شمار و بے اندازہ ہیں"۔ حضور کا یہ ارشاد ہماری توجہ دونوں باتوں کی طرف مبذول کرواتا ہے۔ یہ کہ شکر کرتے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے احسانات بے شمار و بے اندازہ ہیں اور کہ شکر اس بات کا نام ہے کہ اس بات کا اقرار کرے کہ واقعی اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بے شمار ہیں۔

حضرت اقدس یہ بھی فرماتے ہیں کہ غموں کا ایک دن اور چار شادی۔ یہ ہے صحیح توازن رکھنے والی بات۔ انسانوں کو غم بھی آتے ہیں اور انہیں خوشیاں بھی ملتی ہیں لیکن اگر ان دونوں کا توازن قائم رکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ انسانی زندگی دراصل خوشیاں ہی خوشیاں ہیں۔ غم بھی ہے تو سہی لیکن کم۔ اور بہت کم۔ انعام زیادہ ملتا ہے محرومی کم ہوتی ہے۔ لیکن انسان بے صبرے پن کا مظاہرہ کرتا ہے۔ خوشیاں ہی خوشیاں ملنے کے بعد جب ذرا سا غم کا موقعہ آتا ہے تو سب خوشیاں بھول جاتا ہے اور غم کو لے بیٹھتا ہے۔ دل پہ لگا لیتا ہے۔ اور واویلا کرنے لگتا ہے۔ اگر ایسا انسان کہے کہ وہ خدا کا شکر گذار بندہ ہے تو یہ بات اس کے منہ سے سجے گی نہیں۔ شکر گذاری تو یہ ہے کہ خوشیوں پر تو خوش ہو ہی غمی کے وقت بھی اسے اس بات کا خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات تو اتنے ہیں کہ شمار نہیں کئے جا سکتے۔ قدم قدم پر خوشی ہے۔ لمحہ لمحہ راحت ہے۔ اس کے پیش نظر اسے شکر ہی کرتے رہنا واجب اور مستحسن ہے۔

آنکھوں میں نور عکس ہے تیرے جمال کا
دل میں مرے سرور ہے تیرے کمال کا
ہے تیری ذات میری رگوں میں لہو کی طرح
ممکن نہیں ہے خوف مجھے انفصال کا

ابوالاقبال

(۱)

مَیں شرمندہ ہوں اپنی زندگی سے
ہُنر مجھ میں نہیں مَیں بے ہُنر ہوں
ترے نیسانِ رحمت کا ہوں پیاسا
صدف ہوں آہ لیکن بے گُہر ہوں

(۲)

ترے لُطف و کرم سے جی رہا ہوں
تری رحمت سے میری زندگی ہے
ترے نُورِ سحر سے ہوں شگفتہ
تری شبنم سے نم میری کلی ہے

(۳)

اُٹھ اَے غافل کہ تیری منتظر ہیں
سپہرِ نیلگوں کی سَیر گاہیں
مَہ و انجم بھی تیرے ہم سفر ہیں
تُو پستی سے اُٹھا اُوپر نگاہیں

(۴)

ترے ہی نام سے ہر ابتدا ہے
ترے ہی واسطے حمد و ثنا ہے
سراپا رحم ہے تُو مہرباں ہے
فقط تُو مالکِ روزِ جزا ہے

(۵)

دلِ ہستی کو زخمی کر گئی ہے
نوا پُر سوز و غم انگیز میری
جہانِ دوش و فردا کو بچانا
طبیعت اِک ذرا ہے تیز میری

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

لعنت آنست کہ از سوئے خدا مے بارد
لعنتِ بدگہران است یکے ہرزہ نفیر

لعنت وہ ہوتی ہے جو خدا کی طرف سے نازل ہو۔ بد اصل لوگوں کی لعنت محض بیہودہ شور ہے۔

اے برادر رہِ دین است رہے بس دشوار
خاک شو خاک مگر باز کنندش اکسیر

اے بھائی دین کا راستہ بہت مشکل راستہ ہے۔ خاک ہو جا خاک۔ تاکہ پھر تجھے اکسیر بنا دیں

ان دو اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہماری توجہ اس بات کی طرف دلاتے ہیں کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کو پیش نظر رکھے اور لوگ اگر اس کی مخالفت کریں۔ اور اُسے بُرا بھلا کہیں تو اُن کی ہرگز پرواہ نہ کرے۔

حضور فرماتے ہیں کہ لعنت تو وہی اصل لعنت ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ یعنی خدا اگر کسی شخص کو عزت دینا چاہے اور دُنیا اُس پر لعنت کرے تو وہ لعنت بے معنی چیز ہے البتہ اگر خدا کی نظروں سے انسان گر جائے اور خدا تعالیٰ اُس پر لعنت کرے تو وہ کسی طرح بھی سرخرو نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی لعنت ہی اصلی اور حقیقی لعنت ہے اگر لوگ کسی شخص پر لعنت بھیجیں تو یہ دراصل بیہودہ شور سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی کیونکہ وہ خود برگزیدہ نہیں ہیں۔ وہ برگزیدہ کو پہچان نہیں سکتے کیونکہ اچھے اور بُرے کا آپس میں تضاد ہوتا ہے اس لئے بُرے لوگ اچھے لوگوں کو ہمیشہ بُرا کہتے ہیں اور ان پر لعنت ڈالتے ہیں لیکن حضور کے ارشاد کے مطابق لوگوں کی لعنت کوئی معنے نہیں رکھتی۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں انسان نیک ہو تو وہ حقیقی طور پر نیک ہوتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں جہاں تک دین کے کام کا تعلق ہے یا دین داری کے ساتھ زندگی گزارنے کا تعلق ہے۔ یہ نہایت مشکل بات ہے کیونکہ اُس میں خاصی محنت درکار ہے حضور کے ارشاد کے مطابق جب تک انسان مٹی میں نہ مل جائے اُس وقت تک اللہ تعالیٰ اُسے اکسیر نہیں بناتا لیکن جونہی وہ عجز اور انکسار کی بناء پر مٹی میں مل جاتا ہے۔ اور اپنے آپ کو جھکا دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے اُوپر اُٹھاتا ہے اور اُسے اکسیر بنا دیتا ہے یعنی نہ صرف اُس کی اپنی ذات کے لئے بلکہ دوسرے لوگوں کے لئے بھی اُس کی زندگی مشعل راہ بن جاتی ہے اِس کا نام حضور نے اکسیر رکھا ہے۔

اس میں کیا شک ہے کہ دُنیا داروں کے راستے سے الگ ہو کر دین کے راستے پر چلنا نہایت مشکل ہے اس لئے کہ اِس راستے پر چلنے والے تھوڑے ہیں اور اس راستے پر چلنے والوں کے لئے دنیادار مشکلات پیدا کر دیتے ہیں۔ اس کا ایک ہی حل ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان عجز اور انکسار کے ساتھ خدا تعالیٰ کے در پر جُھک جائے اور خدا تعالیٰ ہی سے اس بات کی مدد مانگے کہ وہ دین داری کی زندگی بسر کر سکے اگر وہ ایسا کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے اکسیر بنا دیتا ہے اور اکسیر ایک ایسی چیز ہے جو زندگی بخش ہے یہ نہ صرف اپنی زندگی کو حقیقی زندگی بنا لیتا ہے بلکہ دوسرے لوگوں کے لئے بھی اکسیر بن جاتا ہے اور اُن کو بھی گویا ایک نئی زندگی عطا کرتا ہے۔

اے خدا تو ہمیں اس بات کی توفیق عطا کر کہ ہم عجز و انکسار کے ساتھ تیرے در پر پڑے رہیں۔ دین داری کا رستہ چاہے کتنا ہی مشکل ہو اُسے طے کرتے ہیں زندگی گزاریں اور دُنیا اور دُنیاداروں کی باتوں کی ہرگز پرواہ نہ کریں۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔

محترم مالک رام ـــ انتقال فرما گئے

اردو کے مشہور ادیب اور غالبیات کے ماہر جناب مالک رام انتقال کر گئے۔ وہ ایک درجن سے زائد کتب کے مصنف تھے۔ اعلیٰ درجے کے محقق تھے، اپنے خیالات و معتقدات کے اعتبار سے وسیع قلب و نظر کے مالک، درویش صفت وجود تھے۔

آپ ۲۲ دسمبر ۱۹۰۶ء کو پیدا ہوئے زندگی کا ایک اہم حصّہ مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں ملازمت میں گزارا جہاں عربی زبان و ادب کا گہرا مطالعہ کیا۔

مالک رام کی خاص حیثیت غالبیات کے ماہر کی ہے۔ انہوں نے افسانۂ غالب، ذکرِ غالب، گفتارِ غالب، تلامذہ غالب کے نام سے کتب لکھیں۔ غالب کے متعلق مالک رام نے کئی مقالات بھی تحریر کئے۔ اس کے علاوہ ان کی ایک تصنیف کا نام "اسلامیات" اور ایک اور تصنیف کا نام "اسلام" اور عورت" ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے مولانا ابوالکلام آزاد پر کام کیا اور ان کے مجموعہ خطوط غبارِ خاطر کو از سر نو ترتیب دیا۔ اس کے علاوہ غالب کی سبد چین اور اردو دیوان غالب بھی مرتب کیا۔

ان کا ایک بڑا اہم کام "تذکرۂ معاصرین" ہے۔ اس تذکرے کی غالباً پانچ جلدیں چھپ چکی ہیں۔

مالک رام پر بھی کئی لوگوں نے کام کیا ہے۔ اردو کے شاعر جواد زیدی نے "مالک رام ـــ ایک مطالعہ" کے نام سے ان کے کارناموں اور شخصی پہلوؤں کا احاطہ کیا ہے۔

غالب اکیڈیمی نئی دہلی نے ۱۹ اگست ۱۹۸۷ء کو مالک رام کمیٹی کے زیر اہتمام "مالک رام۔ کل ہند سیمینار" منعقد کیا۔ اس کمیٹی نے جسے غالب اکیڈیمی نے تشکیل دیا تھا۔ ایک کتاب بھی "مالک نام" کے نام سے چھاپی ہے۔

مالک رام صرف ایک سکالر، ایک محقق اور ادبی مورخ نہیں تھے وہ اپنے وجود میں ایک زندہ عہد تھے۔ ایک زندہ تہذیب اور ایک زندہ تاریخ تھے۔

(ماخوذ اذکار و افکار از میرزا ادیب جنگ لاہور ۴ مئی ۱۹۹۳ء)

"اس (خدا) کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبّر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیّت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبّر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولا کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دُنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اسی کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا"۔

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

نماز میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے اور دعا تقدیر کو بھی ٹال دیتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ——— نون سین

بوسنیا کے سرب

بوسنیا کے سربوں سے

بوسنیا ہرزے گووینا کے مسلمانوں کو بچانے کے لئے سیکورٹی کونسل نے گذشتہ روز سارا جیوو اور دوسرے چھوٹے چھوٹے علاقے جہاں مسلمان رہتے ہیں اور جن کا سرب لوگوں نے محاصرہ کیا ہوا ہے کو اقوام متحدہ کے ماتحت محفوظ علاقے قرار دے دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سیکورٹی کونسل ہمہ وقت ان علاقوں پر نظر رکھے گی۔ امریکہ کے سفیر نے اس بات پر متنبہ کیا ہے کہ آئندہ چند روز میں اگر بوسنیا کے سربوں نے سیکورٹی کونسل کے امن معاہدے کی توثیق نہ کی تو ان کے ساتھ جنگ کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ نئی قرارداد جو منظور کی گئی ہے۔ اس میں سیکورٹی کونسل کے تمام اراکین نے مثبت ووٹ ڈالے اور اس میں کہا گیا کہ بوسنیا کے ہر علاقے میں بغیر کسی روک ٹوک کے جانے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ یہ ریزولیوشن اس وقت پاس کیا گیا ہے کہ اس نے تھوڑی ہی دیر پہلے بوسنیا کے سربوں کی خود ساختہ پارلیمنٹ نے سیکورٹی کونسل کے امن معاہدے کو مسترد کر دیا۔ یہ پارلیمنٹ جو بوسنیا کے سربوں نے تشکیل دی ہے۔ اس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ یہ غیر منتخب شدہ مشکوک کردار کے لوگوں کی پارلیمنٹ ہے۔ یہ بات

امریکہ کے سفیر کی طرف منسوب کی گئی ہے انہوں نے کہا کہ بوسنیا کے سرب لیڈروں کو یہ بات یاد دلانا چاہتی ہیں کہ امریکہ اپنے اتحادیوں سے مشورے کر رہا ہے کہ موجودہ صورت حال میں کیا پالیسی اختیار کی جائے۔ یہ پالیسی یقیناً پہلے سے زیادہ سختی کی طرف مائل ہوگی۔ سیکورٹی کونسل نے جو امن معاہدہ پیش کیا ہے۔ اس پر اب عمل کرنا یا نہ کرنا مستقبل کی تمام پالیسیوں کا فیصلہ کرے گا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ بوسنیا کے سرب اپنی فوجوں کو واپس لے جائیں۔ اس جگہ پر جہاں سے یہ کہا جا سکے کہ اب بوسنیا کے شہروں اور وہاں کے باشندوں کوئی خطرہ نہیں۔

سلیمان ڈیمرل کی تجویز

ترکی کے وزیر اعظم سلیمان ڈیمرل نے کہا ہے کہ اسلامی ممالک کے آپس میں اقتصادی رابطے بڑھنے چاہئیں تاکہ دنیا بھر میں امن و استحکام، ترقی اور خوشحالی کو فروغ ملے۔

انہوں نے یہ بیان اکنامک اینڈ کمرشل کوآپریشن اسلامک کانفرنس جسے کمسک COMCEC بھی کہا جاتا ہے کی ۹ ویں میٹنگ کے لئے دیا۔

مسٹر ڈیمرل نے کہا کہ ترکی اس بات کے لئے تیار ہے کہ ان ممالک کی اقتصادی ترقی کی مضبوط بنیاد فراہم کی جائے اسلامی ممالک میں انہوں نے وسطی ایشیائی ریپبلکس کو بھی شامل کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے علاقے میں اقتصادی روابط کا مضبوط ہونا یقیناً امن استحکام اور خوشحالی کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اور یہ سب باتیں عالمی تناظر میں دیکھی جانی چاہئیں۔

ترکی کے ایکٹنگ صدر نے بھی اس میٹنگ کو ایک پیغام بھیجا جس میں کہا کہ ہمیں اپنی پالیسیوں کو نیا رُخ دینا چاہیئے تاکہ روابط زیادہ سُرعت کے ساتھ مضبوط ہو سکیں۔ اور ایسا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر سے یہ بات شروع کی جائے۔ اس سہ روزہ میٹنگ میں ان تمام فیصلوں پر غور کیا جو پہلے کانفرنس میں کئے جا چکے ہیں چنانچہ اس غور و فکر کے نتیجہ میں جو رپورٹ تیار کی جائے گی وہ کانفرنس کے اگلے سیشن میں پیش ہوگی۔ اس میٹنگ میں سعودی عرب پاکستان اردن کویت، ایران، مصر، گنی، ملائشیا، سینیگال فلسطین اور ترکی کے نمائندوں نے شمولیت کی۔ اب خلیج کوآپریشن کونسل کے حکام اور تاجر برادری کے متعدد افراد ابوظہبی میں جون کے مہینے میں ایک میٹنگ منعقد کریں گے جس میں ان ممالک کی تجارت کو فروغ دینے کے متعلق غور کیا جائے گا۔ اس میٹنگ کے لئے سعودی عرب، کویت، قطر، بحرین، ایران اور عرب امارات متحدہ کے نمائندے شرکت کریں گے۔ بتایا گیا ہے کہ یہ میٹنگ، پندرہ سولہ جون کو منعقد کی جائے گی۔ امریکہ کے سیکرٹری برائے تجارت نے پریذیڈنٹ بل کلنٹن کی طرف سے ایک پیغام پہنچایا۔ اور اس کے علاوہ تجارت کے سیکرٹری نے سعودی عرب کے نمائندوں سے الگ گفتگو بھی کی۔

جنرل (ریٹائرڈ) مرزا اسلم بیگ

سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل (ریٹائرڈ) مرزا اسلم بیگ نے سپریم کورٹ میں ایک پٹیشن دائر کی ہے کہ توہین عدالت کے سلسلے میں ان کے متعلق فیصلہ ہوا تھا۔ اس پر نظر ثانی کی جائے یہ پٹیشن آپ کے وکیل نے آرٹیکل ۱۸۸ کے تحت پیش کی ہے۔ اس آرٹیکل کو آرڈر ۲۶ رول ایک سپریم کورٹ آرڈر کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے۔ اور اسی طرح آرڈر ۴۷ رول ایک سی۔ پی۔ سی۔ مارچ ۲۹ کی ججمنٹ کے سلسلے میں۔

مرزا اسلم بیگ نے اپنی ریویو پٹیشن میں کہا ہے کہ ان کی سماعت کے بغیر ان کو اس بات پر مجرم قرار دے دیا گیا کہ انہوں نے ۱۲ فروری کو ایک خط لکھا تھا اور یہ خط اس تاریخ کا لکھا ہوا ہے جبکہ ان پر ابھی الزام نہیں لگا تھا۔ انہیں اس بات کی بھی اجازت نہیں دی گئی کہ وہ یہ ثابت کریں کہ اس خط سے توہین عدالت نہیں ہوتی۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ کوئی شخص ایسی بات کے لئے جو اس نے نہ کی ہو یا کی ہو۔ عدالت کے سلسلے میں مجرم قرار نہ دیا جائے۔

انہوں نے مزید کہا ہے کہ جب ۲۷ مارچ کو سماعت ہوئی تھی تو انہیں اس بات کا یقین دلایا گیا تھا کہ ان کے خلاف سماعت ختم کی جا رہی ہے۔ بغیر کسی جرم کے ثابت کئے جاتے سکے اور بغیر کسی تنبیہہ کے اس لئے انہیں اس بات کا موقعہ ہی نہیں ملا کہ وہ اپنے کیس کے متعلق پوری وضاحت کریں۔ وہاں انہوں نے جو کچھ لکھ کر دیا تھا اس کی وضاحت کرنے کا انہیں موقعہ نہیں ملا۔ سابق چیف آف آرمی سٹاف نے یہ بھی کہا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جج صاحبان کو اس بات سے آگاہی نہیں تھی کہ میں نے ایک مفصل جواب مارچ میں دے دیا تھا۔ انہوں نے اس بات کا بھی نوٹس نہیں لیا کہ ابھی یہ معاملہ سماعت کے لئے تیار نہیں ہے۔ پٹیشنر نے یہ بھی کہا تھا کہ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد کو جرح کے لئے بلایا جائے۔ یہ بھی اس وقت تک زیر عمل نہیں آیا تھا جنرل ریٹائرڈ مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ چونکہ وہ غیر مطمئن ہیں اور انہیں تکلیف پہنچی ہے اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ اس فیصلے پر نظر ثانی کی جائے۔

جنرل کی موت کا سبب

ایک سہ رکنی جوڈیشل کمیشن سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز کی موت کے متعلق تحقیقات پر متعین ہے اس کمیشن نے سپریم کورٹ کی پرانی بلڈنگ میں ۱۴ مئی ۱۹۹۳ء تک زبانی شہادتیں ریکارڈ کر لی ہیں۔ کرنل محمد رمضان احسن جن کا تعلق جی ایچ کیو سے ہے نے کمیشن کو بتایا کہ پریس میں مضامین کی اشاعت کے بعد جن میں کہا گیا تھا کہ جنرل آصف نواز کی موت مشکوک حالات میں ہوئی ہے ان کے خاندان کے افراد کے ساتھ رابطہ قائم کیا گیا تاکہ پتہ چلے کہ انہیں رسمی یا غیر رسمی طور پر آصف نواز مرحوم سے سلوک کے متعلق کوئی شکایت ہے یا نہیں۔ لیکن ان کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ اس لئے اس سلسلے میں مزید کارروائی کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ فوجی حکام اور سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس راولپنڈی سے کہا گیا تھا کہ وہ اس معاملے میں ماہرین سے رابطہ کر کے رپورٹ پیش کریں۔ یہاں جن ماہرین کا ذکر ہے وہ غیر ممالک سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ تاکہ ان کی اس سلسلے میں مدد حاصل کی جا سکے۔ اگر بعد میں کسی سطح پر ضرورت پیش آئے تو ان کے خیالات سے بھی استفادہ کیا جا سکے کمیشن نے انہیں تین دن کی مہلت دی تھی تاکہ وہ ضروری اطلاعات فراہم کر سکیں۔ اس جوڈیشل کمیشن کے اراکین مسٹر جسٹس شفیع الرحمان جو اس وقت سپریم کورٹ کے چیف جسٹس تھے مسٹر جسٹس عبدالقدیر چودھری اور مسٹر جسٹس محمد رفیق تارڑ ہیں۔

برطانیہ میں لوکل انتخابات

برطانیہ کی کنزرویٹو پارٹی جو ایک لمبے عرصے سے برطانیہ پر حکمران ہے نے گذشتہ دنوں لوکل انتخابات میں ایسی شکست کھائی ہے جو گذشتہ پچاس سال میں سب سے زیادہ سمجھی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ووٹروں

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل

۸۔ مئی ۱۹۹۳ء

Poor at counting

From Mir Abdul Aziz.

In pre-partition days, it was said that Muslims as a community were very weak in arithmetic because they believed that "hisab-o-kitab" i.e., accountancy was to be held only in the hereafter. In this world, it was the job of the Hindu "baniyas" to maintain "hisab" and "kitab".

A Muslim poet said in those days:

"Keum nah bosay nagshe paa ko aap kay doon bay hisab,
Bandah parvar mein Musalmaan hoo hisab aata naheen."

("Oh my darling, why should I not kiss the imprint of your feet without counting? I am a Muslim and counting is what I know not.")

Probably this is the reason why our leaders in Pakistan and Azad Kashmir, while giving the number of the Muslims martyred during the past three years in Kashmir, come up with varying figures.

Our caretaker Prime Minister, Mir Balkh Sher Mazari, in his address to the OIC Foreign Ministers' Conference on April 25, said that 10,000 Muslims had been killed in Kashmir in the past 3 or 4 years.

Earlier, a delegation of women was sent by the Azad Kashmir Government and the AJK Council, with Dr. Attiya Inayatullah as the chief. This delegation told press conferences in the US that 27,000 Kashmiris had been killed.

In October last year, Sardar Abdul Qayyum, the Prime Minister of Azad Kashmir, briefed pressmen at a press conference in Kashmir House, Islamabad, and a typed statement was issued in which he said that 50,000 Kashmiris had been done to death in the past three years. Only after six months he had doubled the figures.

In "Jang" Rawalpindi of April 2 appeared his statement to pressmen in Karachi in which he has said that "ek muhtaat andazay kay mutabiq ek laakh admi shaheed kar diyay gay", i.e. "Accordance to a careful estimate, one lakh people have been done to death."

There is a tremendous difference between 10 thousand, 27 thousand and 100 thousand. Had the difference been of "19 or 20" as we say in Urdu, it would have acceptable but here the ratio differs from 1: 3: 10.

Does it not mean that those who are working and speaking for Kashmir, do not do their homework? They have no co-ordination with each other and that is why there seems to be no set policy for Kashmir. With such contradictory figures, we hope to enlist sympathies of the world for Kashmir. The freedom struggle also suffers from lack of co-ordination. Hence our failure to free Kashmir.

Would someone in the Government of Pakistan and the AJK Council and Azad Kashmir Government clarify?

Rawalpindi

The News International, Saturday, May 8, 1993

میر عبد العزیز "دی نیوز انٹرنیشنل" کے ۸ مئی کے شمارے میں خطوط کے کالم میں کہتے ہیں کہ تقسیم سے قبل یہ کہا جاتا تھا کہ مسلمان بحیثیت ایک قوم کے حساب میں کمزور ہیں کیونکہ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ حساب و کتاب تو اگلی دنیا میں لیا جائے گا۔ اس لئے یہ کام یہاں ہندو بنیوں کا ہے کہ وہ حساب کتاب رکھیں۔ ایک مسلمان شاعر نے ان دنوں کہا تھا۔

؎ کیوں نہ بوسے نقش پا کو آپ کے دوں بے حساب
میں مسلماں ہوں حساب آتا نہیں

غالباً یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں ہمارے لیڈر اور اسی طرح آزاد کشمیر میں بھی۔ جب مقبوضہ کشمیر میں مسلمان شہداء کا ذکر کرتے ہیں جو گذشتہ تین سال میں اللہ کو پیارے ہوئے تو ان کے اعداد و شمار ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

ہمارے نگران وزیر اعظم میر بلخ شیر مزاری نے او۔ آئی۔ سی کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے ۲۵ اپریل کو کہا کہ دس ہزار مسلمان کشمیر میں مارے جا چکے ہیں۔ یہ اعداد و شمار گذشتہ چار سال کے ہیں۔ اس سے قبل خواتین کا ایک وفد آزاد کشمیر کی حکومت کی طرف سے امریکہ بھیجا گیا جس کی سربراہ ڈاکٹر عطیہ عنایت اللہ تھیں۔ اس وفد نے پریس کانفرنس کو امریکہ میں بتایا کہ ستائیس ہزار (۲۷۰۰۰) کشمیری مارے جا چکے ہیں۔ گذشتہ سال اکتوبر کے مہینے میں سردار عبد القیوم جو آزاد کشمیر کے وزیر اعظم ہیں نے پریس کو کشمیر ہاؤس اسلام آباد میں بتایا اور اس سلسلے میں ایک ٹائپ شدہ بیان بھی جاری کیا کہ پچاس ہزار (۵۰۰۰۰) کشمیریوں کو موت کے گھاٹ اتارا جا چکا ہے۔ ایسا گذشتہ تین سال کے دوران ہوا۔ اور صرف چھ ماہ بعد انہوں نے اس تعداد کو دوگنا کر دیا۔ جنگ راولپنڈی کے ۲ اپریل کے شمارے میں ان کا ایک بیان چھپا جو کراچی میں پریس کے لوگوں کو دیا گیا تھا جس میں انہوں نے کہا کہ ایک محتاط اندازے کے مطابق ایک لاکھ افراد شہید کئے جا چکے ہیں۔ یعنی محتاط اندازے کے مطابق ایک لاکھ آدمیوں کو وہاں ہلاک کیا گیا ہے۔ ان اعداد و شمار میں یعنی دس ہزار ستائیس ہزار اور ایک لاکھ میں خاصا فرق ہے اگر انیس بیس کا فرق ہوتا جیسا کہ اردو میں فرق بتانے کے لئے کہا جاتا ہے تو اسے قابل قبول کہا جا سکتا تھا۔ لیکن یہاں تو فرق ایک تین اور دس کا ہے۔ کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ کشمیر کے متعلق جو لوگ کام کر رہے ہیں اور اس کی نمائندگی میں بیان دیتے ہیں وہ اس سلسلے میں ہوم ورک نہیں کرتے۔ ان کا آپس میں تعاون نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کی کشمیر کے سلسلے میں کوئی خاص پالیسی بھی نہیں ہے۔ یہ اعداد و شمار ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور پھر بھی ہم امید کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں دنیا کی ہمدردیاں کشمیر کے ساتھ ہوں۔ آزادی کی جدوجہد بھی عدم تعاون کی وجہ سے نقصان اٹھا رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم کشمیر کو آزاد نہیں کروا سکے۔ کیا پاکستان یا آزاد جموں و کشمیر کونسل میں اور آزاد کشمیر کی حکومت میں کوئی شخص اس کی وضاحت کرے گا۔

(یہ خط راولپنڈی سے لکھا گیا)

ہورائزن

(فرنٹیئر پوسٹ)

فرنٹیئر پوسٹ کے پندرہ روزہ ہورائزن میں ارشد وحید کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے "عقیدہ کے قیدی" اس میں ایک جگہ وہ کہتے ہیں۔

دوسرا دھچکا جو لگا وہ یہ تھا کہ قومی شناختی کارڈ میں بلا ضرورت ایک الگ کالم کا مسئلہ اٹھا دیا گیا۔ معاشرے کے مختلف حلقوں نے جن میں مسلمان اور غیر مسلم دونوں شامل تھے۔ اس فیصلے کے خلاف بہت شدید احتجاج کیا۔ سب سے زیادہ شدید احتجاج عیسائیوں کی طرف سے کیا گیا۔ وہ شاید ایسا کر بھی سکتے تھے کیونکہ اس وقت تک دوسری جماعتوں کے مقابلہ میں ان کے ساتھ زیادہ عداوت نہیں برتی جاتی تھی۔

اسی مضمون کا ایک اور اقتباس ہے:

سارے ملک میں تشدد کرنے والے ہجوموں نے تقریباً سارے مندر منہدم کر دیئے۔ اور ہندو گھرانوں کے مکانات تباہ کر دیئے۔ نورالائی میں چھ عورتیں اور ایک بچہ زندہ جلا دیئے گئے۔ متعدد مقامات پر مندروں کے احاطے یا تو سکولوں میں تبدیل کر دیئے گئے یا پھر ان میں سکول قائم کئے یا کئی عام مسلمان خاندانوں کو وہاں بسایا گیا۔

ایک اور اقتباس:۔

پاکستان کے قیام کے اوائل ایام میں مذہبی لوگوں کا زیادہ اثر نہیں تھا مذہبی لوگوں کا اثر اس وقت شروع ہوا جب خاص طور پر بھٹو کا زمانہ تھا۔ وہ بھی اس کے آخری ایام میں۔ یہ سب کچھ اسی وقت میں ہوا اور یہ بھی کہ وہ احتجاج کرنے والے مذہبی لوگوں کے سامنے جھک گئے۔ یہ احتجاج قادیانیوں (احمدیوں) کے خلاف کیا جا رہا تھا۔ ان کے آخری ایام میں مذہبی لوگوں کا اثر گلیوں تک ظاہر ہونے لگا تھا۔ اور پھر ان کے سامنے جھکنا پڑا۔

اسی مضمون میں ارشد وحید کہتے ہیں:۔

جب قادیانیوں (احمدیوں) کو پارلیمنٹ میں بھٹو کے زمانے میں نان مسلم قرار دے دیا گیا اس وقت سے اب تک ان کے ساتھ خاصا ظلم ہوا ہے اور ان کی تذلیل کی گئی ہے اور یہ کیفیت ابھی تک بڑھ رہی ہے۔ ان کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ مذہب کے نام پر تعذیب کے لئے ایک بہت مناسب جماعت ہیں۔ اور ایسا سلوک ان کے ساتھ کسی وقت بھی ہو سکتا ہے۔ نتیجہ اس کا یہ نکلا ہے کہ قادیانی (احمدی) خاندان بہت سے بیرون ملک چلے گئے ہیں اور خاص طور پر ان کے نوجوان یورپ کے مختلف ممالک میں پہنچ گئے ہیں۔ تصویر کا دوسرا حصہ اس سے بھی زیادہ سیاہ اور خطرے کی گھنٹی بجانے والا ہے۔ اور وہ یہ کہ پاکستان کے مسلمان آپس ہی میں لڑ رہے ہیں اور یہ سب کچھ مختلف فرقوں کے نام پر کیا جا رہا ہے۔ اس کی سب سے واضح مثال شیعہ سنی جھگڑا ہے۔ اس جھگڑے کی جڑیں آج سے سینکڑوں سال پہلے کی تاریخ میں جاتی ہیں۔ پاکستان میں شیعہ سنی جھگڑے ایک لمبے عرصے سے چل رہے ہیں۔ لیکن گذشتہ دس برس میں یہ زیادہ منظم ہو گئے ہیں اور یہ ایران میں خمینی کے انقلاب کا بھی ایک نتیجہ ہو سکتے ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ضیاء کے عہد میں سیاست کو جو دھکا لگا اس کے نتیجہ میں بھی ایسا ہو رہا ہو۔ شیعہ اور سنی دونوں نے اپنے آپ کو مسلح کرنا شروع کر دیا اور انہوں نے اپنے اسی اسلحہ کو اپنے مخالفین کے اکابرین کی جان لینے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میر غلام احمد نسیم

ایک چھوٹی سی بات

مکرم و محترم ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ۔ امید ہے خیریت ہوگی

"ایک چھوٹی سی بات" کے زیر عنوان جو سلسلہ مضامین الفضل نے شروع کیا ہے وہ بہت مفید ہے۔ مختلف احباب نے جو وقتاً فوقتاً تجربات سے سیکھا ہے وہ اس کالم کے ذریعہ اسے دوسروں تک پہنچاتے ہیں اور دوسرے ان سالہا سال میں حاصل ہونے والے تجربات سے نہ صرف معلومات میں اضافہ کر لیتے ہیں بلکہ عملی طور پر بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔

چند روز ہوئے میری نظروں سے ایک اعلان نکاح گذرا۔ لکھا تھا "فلاں صاحب کا نکاح "ہمراہ" فلاں صاحبہ سے پڑھا گیا۔۔۔۔" لفظ "ہمراہ" کچھ بوجھل سا معلوم ہوا۔ طبعاً ہاتھ لغت کی طرف بڑھا۔ یکے بعد دیگرے کئی اردو کی لغات دیکھ ڈالیں لیکن یہ لفظ اس شکل و صورت میں کہیں بھی نظر نہ آیا۔ تب لفظ "ہم راہ" نکالا۔ لکھا تھا اس کے معنی ساتھی۔ شریک۔ ساتھ اور معیت کے ہیں۔ استشہاد کے طور پر شعر لکھا تھا۔

؎ تم آؤ اگر اکیلے تو ہے فرش راہ دل
ہمراہ ہے جو غیر تو آنکھیں بچھائے کون

(فرہنگ آصفیہ جلد ۴)

پھر لفظ "ہم" دیکھا معنی لکھے تھے ساتھ باہم و دیگرے۔ آپس میں اور لکھا تھا اصل میں یہ لفظ "باہم" کا مخفف ہے تنہا بہت کم اور دیگر الفاظ کے ساتھ اکثر پہلے واقعہ ہو کر مختلف معانی پیدا کرتا ہے۔۔۔۔ "گویا "ہمراہ" کی بجائے ہمراہ لکھنا کافی ہے۔

(فرہنگ آصفیہ جلد اوّل)

چھوٹی سی بات یہ ہے کہ ہر تعلیم یافتہ فرد اور خصوصاً لکھنے والے کے پاس لغت یعنی ڈکشنری ہونی چاہیئے اور جب بھی خصوصاً لکھتے ہوئے جب کسی لفظ کے ہجوں کے یا معانی کے بارے میں شک گذرے تو لغت میں دیکھ لیا جائے۔ لغت دیکھنے کے بے شمار فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے۔

بقیہ: صفحہ ۵

کے لئے استعمال کیا۔

آگے چل کر ارشد وحید فیصل آباد کے اسی عیسائی کا ذکر کرتے ہیں جنہیں توہین رسالت کے الزام میں قتل کیا گیا اور ڈاکٹر اختر حمید خان بھی۔

پھر وہ پوچھتے ہیں کہ آخر فرقہ واریت کیوں؟ اپنے مضمون کے آخر پر ارشد وحید کہتے ہیں کہ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ لوگوں کے ضمیر کو جھنجھوڑا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ ایک دوسرے کو برداشت کرنے کی عادت پیدا کرنے کی کسی قدر ضرورت ہے۔

ہمیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ایک جدید ثقافت کا آغاز کریں جس میں لوگ ایک دوسرے کو برداشت کر سکیں اور فرقہ وارانہ نفرت کی بجائے ایک دوسرے سے محبت کی جائے۔ ایسا صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ملک کا ہر باضمیر شخص اس بات کا فیصلہ کر لے کہ یہ اس کا ایک فریضہ ہے جو اسے ہر طور پر انجام دینا ہے۔

وہ مزید کہتے ہیں کہ ہمیں حکومت پر بھروسہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی سیاسی پارٹیوں کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ وہ اس بات میں دلچسپی نہیں رکھتے کہ قوم کو سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کی جائے۔

ڈان

۵۔ مئی ۱۹۹۳ء

دی ڈان کے ۵ مئی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں ڈاکٹر منہاس۔ اے قدوائی۔ اوکلاہوما سٹی امریکہ سے کہتے ہیں کہ "بانی پاکستان کی جلد وفات اور ان کے جانشین کا ان کے بعد قتل کیا جانا ایسی بات تھی جس سے پاکستان میں لیڈر شپ کے لئے رسہ کشی شروع ہو گئی۔ لیڈروں کے اپنے اپنے مفادات تھے جو وہ حصولِ اقتدار کے ذریعے حاصل کرنا چاہتے تھے۔ بجائے اس کے کہ وہ ملک کی تعمیر کریں۔ یہ اقتدار کی کھیل بار بار اور کئی دفعہ دہرائی جا چکی ہے اور اس بات نے فوج کو اقتدار پر قبضہ کر لینے کے لئے راستے ہموار کئے۔ اس عرصہ کے دوران ہم پر ہمارے ہمسایوں نے تشدد کیا یعنی حملہ کیا جس کے نتیجہ میں مشرقی حصہ اور سیاچین کا ایک قطعہ ہم سے چھن گیا۔ اب جبکہ سوویٹ یونین ٹوٹ پھوٹ گیا ہے اور امریکہ اکیلی سُپر پاور رہ گیا ہے۔ دنیا کی سیاست نئے رنگ میں ڈھل رہی ہے۔ اور اسے دنیا کا نیا نظام کہا جاتا ہے۔ لیکن اس میں ہمارے لئے کیا کچھ ہے۔ ہمارے لئے تو دہشت گرد کہلوانا ہی رہ گیا ہے۔ اب اگر ہم اپنا جائزہ لیں تو ہمیں یہ پتہ چلے گا کہ اس کی وجوہات ہمارے اندر موجود ہیں۔ آج ہم ایک ایسی قوم بن گئے ہیں۔ جس نے اپنا اعتماد کھو دیا ہے۔ ہمارے قریبی ساتھی بھی ہماری مدد کرنے کو خاصا مشکل امر جانتے ہیں۔ ملک کے لئے کوئی خاص جہت مقرر نہیں ہو سکی۔ ہم اپنی آئندہ نسلوں کو کوئی امید کا پیغام نہیں دے سکتے۔ اور وہ ہمیں یقیناً اس بات کے لئے مجرم گردانتے گی۔ کہ ہم ایسا نہیں کر سکے

موجودہ حالات میں ہمارے لیڈر شطرنج کا کھیل کھیل رہے ہیں اور یہ سب کچھ ان کے اپنے فائدہ کے لئے ہے۔ اور اپنے آپ کو زندہ رکھنے کے لئے ہے۔ اور انہیں اس بات پر قطعاً کوئی ندامت نہیں ہے۔ کہ انہوں نے ملک کے مفادات کو پس پشت ڈال دیا ہے۔

ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ ایک ایسے ملک میں جسے دہشت گرد کہا جانے کا خطرہ درپیش ہے۔ اس کے لیڈر اپنے لئے بہتر مواقع کی تلاش میں ہیں۔ ایک ایسے ملک میں جہاں شرح خواندگی کم ہے۔ بچوں کی شرح اموات زیادہ ہے۔ فی کس آمدنی کم ہے۔ افراطِ زر کی شرح زیادہ ہے۔ ہمارے لیڈرز اپنے لئے اپنی قسمت کو بہتر بنانے میں مصروف ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ ملک کے لئے کچھ کریں۔ اب جبکہ ہم آزادی کی پانچویں دہائی میں داخل ہو رہے ہیں۔ ہم اپنے بچوں کو کیا دے رہے ہیں۔ ایک ایسے ملک میں جہاں پر لوگ پسے ہوئے ہیں۔ خانہ جنگی کی راہ پر ڈال رہے ہیں۔ یہاں لوگ لوٹے جاتے ہیں اور جاگیردارانہ نظام کے ماتحت ان پر حکومت کی جاتی ہے۔ اور ایک متعصبانہ سسٹم سے ان پر تشدد کیا جاتا ہے۔ یا ہم ان کو ایک منظم ملک دے رہے ہیں جس کے اہداف مقرر ہیں۔ جو خوشحال ہے اور جہاں کا نظام تعصب سے بالا ہے۔

ایسا کرنے کے لئے اور آئندہ پچاس سال میں پاکستان کی رہنمائی کرنے کی خاطر ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک کی لیڈر شپ میں تبدیلی آئے۔ یہ نہیں کہ صرف نام اور چہرے بدلیں۔ لیکن بدلی ہوئی روح کے لوگ جو اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھیں اور یہ سمجھیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے سامنے ذمہ دار ہیں۔ اور اسی طرح پاکستان کے لوگوں کے سامنے بھی۔ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنی برکات نازل کرے۔ آمین۔

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنا دے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بقیہ: صفحہ ۴

نے حکومت سے اس بات کا انتقام لیا ہے کہ اقتصادیات پر برے اثر سے ان کی زندگیاں متاثر ہوئی ہیں ۱۹۹۲ء میں جو جنرل انتخابات ہوئے تھے ان کے بعد یہ پہلا موقعہ تھا کہ انتخابات میں کنزرویٹو پارٹی کو اپنی حیثیت معلوم کرنے کا موقعہ ملا چنانچہ ۱۶ کونسلوں میں سے ۱۵ کونسلوں میں یہ پارٹی ہار گئی۔ اس سے پہلے پارلیمنٹ میں جان میجر کو ماسٹرخت کے سلسلے میں بھی مشکلات پیش آتی رہی ہیں۔ لیکن ان مقامی انتخابات کے نتیجہ سے پارٹی کو ایسا دھچکا لگا ہے کہ شاید ایک لمبے عرصے تک یہ اسے محسوس کرتی رہے گی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس شکست سے پتہ چلتا ہے کہ برطانیہ کے لوگوں کو اب موجودہ حکومت پر اعتماد نہیں رہا۔ ووٹوں کے لحاظ سے ۴۳ فی صد کی بجائے۔ کو کنزرویٹو پارٹی اب ۳۱ فی صد ووٹ ملے جبکہ لیبر پارٹی کو ۴۱ فی صد ووٹ ملے جبکہ ۱۹۹۲ء کے انتخابات میں اسے ۳۵ فی صد ووٹ ملے تھے لبرل ڈیموکریٹ کو ۱۸ فی صد کی بجائے ۲۱ فی صد ووٹ ملے۔ لیبر پارٹی کا خیال ہے کہ اگر موجودہ حالات جاری رہے تو آئندہ جنرل الیکشن میں ان کا جیت جانا یقینی ہے۔

جیسا کہ قارئین جانتے ہیں اس سے پہلے تین جنرل الیکشن مارگریٹ تھیچر جیت گئی تھیں اور ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس صدی کے آغاز سے لے کر اب تک صرف مارگریٹ تھیچر ہی تین دفعہ وزیر اعظم بن سکی ہیں۔ ان کی پارٹی میں اختلافات پیدا ہو جانے کی وجہ سے۔ مارگریٹ تھیچر نے راتوں رات استعفیٰ دے دیا تھا۔ اور اپنے پسندیدہ رکن پارلیمنٹ جان میجر کو اپنی جگہ وزیر اعظم بنوا دیا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۸۸۲ میں MRS TOHA W/O WARSIH پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت ۱۹۶۴ء ساکن انڈونیشیا ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۳-۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) طلائی زیورات وزنی ۱۲.۵ گرام مالیتی RP ۳۰۰.۰۰۰/- (۲) حق مہر RP ۶۰۰.۰۰۰ ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵.۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کر دی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامتہ MRS. WARSIH انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۱ ۔ محمد TOHA خاوند موصیہ ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ SODIKIN پسر موصیہ ۔

مسل نمبر ۲۸۸۸۳ و ATMAH KASMAN S/O WANG SA پیشہ کسان عمر ۸۵ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن انڈونیشیا ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۱-۷-۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) زمین برقبہ ۹۷۰ مربع میٹر مالیتی RP ۶.۷۹۰.۰۰۰/- (۲) زمین برقبہ ۷۰۰ مربع میٹر مالیتی RP ۷.۷۰۰.۰۰۰/- (۳) زمین برقبہ ۱۸۰ مربع میٹر مالیتی RP ۶۳۰.۰۰۰/- (۴) زرعی زمین ۷۰۰ مربع میٹر مالیتی RP ۴۹۰.۰۰۰/- (۵) زرعی زمین ۲۰۰ مربع میٹر مالیتی RP ۱.۴۰۰.۰۰۰/- (۶) زرعی زمین ۴۳۰ مربع میٹر مالیتی RP ۱.۲۹۰.۰۰۰/- (۷) مکان مع BAABO مالیتی RP ۵۰۰.۰۰۰/- ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جائیداد بالا ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد ATMAH KASMAN انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۱ UDIMAN S/O ATMAH KASHMAN پسر موصی انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۲ UPI پسر موصی ۔

مسل نمبر ۲۸۸۸۴ و OKIB SUHARYA S/O WATMA پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۷۲ء ساکن انڈونیشیا ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۰-۱۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) زمین برقبہ ۲۸۰ مربع میٹر مالیتی ۲۰.۰۰۰.۰۰۰/- RP ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۹۲.۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد ۔ OKIB SUHARYA انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۱ ۔ NURYATI S/O M. UHIN انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ YAYAT RUDAYAT انڈونیشیا ۔

مسل نمبر ۲۸۸۸۵ و YAYAT RUDAYAT S/O M. DANAKAT MAJA پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال بیعت ۱۹۸۰-۱۱-۱۲ ساکن انڈونیشیا ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۱-۱۰-۱۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے مکان مالیتی ۲.۰۰۰.۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۳۶۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد ۔ YAYAT RUDAYAT گواہ شد نمبر ۱ N.R SUNDRAWATI ولد ای ۔ ج ۔ بی سکندر انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ OKIB SUHARYA S/O WATMA انڈونیشیا ۔

مسل نمبر ۲۸۸۸۶ و MRS. SARIAH W/O M. SUJONO پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال بیعت ۱۹۶۱ء ساکن انڈونیشیا ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۳-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) زمین برقبہ ۱۰۰ مربع میٹر مالیتی ۹۰۰.۰۰۰/- روپے (۲) دھان کا کھیت برقبہ ۴۳۰ مربع میٹر مالیتی ۱.۵۴۸.۰۰۰/- روپے ۔ (۳) طلائی زیور وزنی ۸ گرام مالیتی ۱۶۰.۰۰۰/- روپے (۴) حق مہر ۶۰۰.۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰.۰۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامتہ SARIAH انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۱ M. SUJONO S/O MADSUM انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ NESINI S/O MADSUM انڈونیشیا ۔

صدقات برائے نادار مریضان

صدقات بلاؤں کو ٹال دیتے ہیں اور ناگہانی آفات سے بچاتے ہیں ۔ فضل عمر ہسپتال میں نادار مریضوں کا علاج احباب جماعت کے صدقات و عطیات سے ہوتا ہے ۔ احباب جماعت سے اس مد میں فراخدلی سے عطیات دینے کی گذارش ہے ۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

الفضل میں اشتہار دے کر تجارت کو فروغ دیں ۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۷ رمئی۔ صبح بادل چھائے ہوئے تھے۔ بجلی بھی چمک رہی تھی۔ اب دھوپ نکل آئی ہے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے مسٹر نواز شریف کی طرف سے قومی اسمبلی توڑے جانے کے خلاف رٹ درخواست کی سماعت کے دوران کہا ہے کہ نواز شریف سے پوچھ کر بتایا جائے کہ وہ اسمبلی بحال ہونے کی صورت میں صدر سے خوشگوار تعلقات کار رکھ سکیں گے میاں نواز شریف کے وکیل نے کہا کہ وہ اپنے مؤکل سے پوچھ کر بتا سکیں گے۔ نواز شریف کے وکیل مسٹر خالد انور نے کہا کہ نواز شریف نے صدر کے خلاف بیانات دینے بند کر دیئے ہیں جب کہ ٹیلی ویژن سے روزانہ ان کی کردار کشی ہو رہی ہے۔ حکومت کو بھی چاہیئے کہ وہ تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کرے۔

○ چیف جسٹس نے کہا ہے کہ صدر، نواز شریف کو اعتماد کا ووٹ لینے کے لئے بھی کہہ سکتے تھے۔ آئین کا آرٹیکل ۵۸ (۲ ب) اسی وقت استعمال کیا جا سکتا ہے جب کوئی متبادل راستہ باقی نہ رہے اور ملکی نظام چلانا ممکن نہ ہو اٹارنی جنرل نے اپنے دلائل میں کہا کہ صدر اور وزیر اعظم میں ہم آہنگی ضروری تھی لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ ۱۷ راپریل کی تقریر کے بعد صدر اور وزیر اعظم کا رابطہ مکمل طور پر ختم ہو گیا تھا۔ وزیر اعظم کی تقریر کے بعد حکومت کو آئین کے مطابق چلانا ناممکن ہو گیا تھا۔ فاضل عدالت نے یہ بھی آبزرویشن دی کہ آج تک جتنے الیکشن ہوئے ہیں ان سے حالات بہتر نہیں ہوئے۔ انتخابات کے لئے ۵ سال کی مدت مقرر ہے کیا اس آئینی شق کا کوئی تقدس نہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے سسر مسٹر حاکم علی زرداری طویل خود اختیار کردہ جلاوطنی کے بعد وطن واپس پہنچ گئے۔ انہوں نے کہا کہ صدر کا اسمبلی توڑنے کا اقدام درست ہے۔

○ خصوصی عدالت نے آصف زرداری کو اسلحہ کیس سے بھی بری کر دیا ہے اب ان کے خلاف انہڑ کیس اور بینک فراڈ کیس باقی رہ گئے ہیں۔

○ امریکی نائب وزیر خارجہ مسٹر جان میلاٹ سے ملاقات کے دوران نگران وزیر اعظم نے کہا کہ ہم امریکہ کی تشویش دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

○ باخبر ذرائع کے مطابق الیکشن کمیشن کی تشکیل نو کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ موجودہ اراکین کو تبدیل کر دیا جائے گا۔

○ نگران وزیر اعظم نے واضح کر دیا ہے کہ فوج الیکشن نہیں کرا سکتی۔

○ سابق وزیر اعظم نے کہا ہے کہ میری حکومت نے ملک کی خدمت کی ہے دوبارہ اقتدار میں آ کر اگلی پچھلی سب کسریں نکال دیں گے۔

○ وزیر اطلاعات مولانا کوثر نیازی ۱۹ رمئی کو کراچی میں اور ۲۰ رمئی کو حیدر آباد میں صحافیوں سے خطاب کریں گے۔

○ بے نظیر بھٹو نے سندھ حکومت میں پی ڈی اے کی شمولیت مسترد کر دی ہے۔

○ سندھ کے لیڈر ممتاز علی بھٹو نے کہا ہے کہ ۱۴ رجولائی کو عام انتخابات ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

○ پیپلز پارٹی نے الزام لگایا ہے کہ وزیر اعلیٰ سندھ نے آئندہ انتخابات میں دھاندلی کے لئے خفیہ سیل بنا لیا ہے۔ ۱۹۹۰ء کی انتخابی دھاندلیوں میں ملوث بیشتر سرکاری افسروں کو انتخابات کے نتائج مسخ کرنے کے لئے کلیدی اہمیت کے اضلاع میں تعینات کیا گیا ہے۔ پارٹی ترجمان نے کہا کہ ہمارا مطالبہ ہے کہ صوبائی اسمبلیاں ختم کی جائیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو ۱۸ رمئی کو لاہور آ رہی ہیں وہ ایئرپورٹ سے جلوس کے ذریعے داتا دربار پہنچیں گی۔ ان کے دورے کا مقصد انتخابی مہم کے آغاز میں اپنی قوت کا مظاہرہ کرنا ہے۔

○ وزیر اطلاعات مولانا کوثر نیازی نے کہا ہے کہ آج ذوالفقار علی بھٹو کے وزیر اعظم نہ ہونے کا دکھ ہے۔

○ جماعت اسلامی پنجاب کے امیر نے کہا ہے کہ جماعت کا مجوزہ محاذ انتخابات میں براہ راست حصہ لے گا۔ اس مقصد کے لئے اچھی شہرت کے حامل ۱۰۴ر تعلیم یافتہ افراد کو الیکشن لڑنے کی دعوت دی گئی ہے۔

○ نگران وزیر اعظم نے ۶۳۸ نادار افراد میں ۶۷ لاکھ روپے تقسیم کئے۔

○ سپریم کورٹ میں ایک فاضل جج نے کہا کہ عوام تیسری پارٹی ہیں۔ ہمیں دیکھنا ہے کہ انہیں بار بار انتخاب کی مصیبت میں مبتلا کرنا آئینی ہے یا نہیں۔ اس پر فاضل اٹارنی جنرل نے کہا کہ انتخاب مصیبت نہیں عوام کا حق ہیں۔

○ سپریم کورٹ میں چیف جسٹس کے ریمارکس کے بعد مصالحتی سرگرمیاں شروع ہو گئی ہیں اٹارنی جنرل کے ذریعے صدر کو مفاہمت کی پیشکش کی گئی ہے۔ سماعت ختم ہوئی تو کمرۂ عدالت میں موجود سابق وفاقی وزراء سید غوث علی شاہ اور مجید ملک، اٹارنی جنرل کو لے کر ایک طرف چلے گئے اور کمرۂ عدالت کی عقبی نشستوں پر بیٹھ کر ان سے طویل صلاح مشورہ کیا۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ سابق وزراء نے انہیں صدر اور سابق وزیر اعظم کے درمیان مفاہمت کی پیشکش کی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کارکنوں کی کم سے کم تنخواہ ۱۵۰۰/ روپے کا نوٹیفکیشن فوری طور پر جاری کیا جائے اور سابق قومی اسمبلی کے ایک بل کی روشنی میں اس پر یکم جولائی ۱۹۹۲ء سے (یعنی ایک سال قبل سے) اس پر عمل کروایا جائے۔

○ محترمہ بے نظیر نے نواب شاہ میں اپنی انتخابی مہم میں کہا ہے کہ ۱۴ جولائی کو فیصلہ ہو جائے گا کہ عوام کس کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اقتدار میں آنے کے بعد سب سے پہلے غریبوں کے مسائل حل کروں گی۔ کلاشنکوف کلچر کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ میر تاج محمد جمالی کی حکومت ختم ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ تین وفاقی وزراء کا مشن ناکام ہو گیا ہے۔ خیال ہے کہ اب کچھ نہ ہو سکے گا۔

○ سابق وزیر اعظم نواز شریف کی اپیل پر ۱۷ رمئی کو ہڑتال کا فیصلہ تاجروں نے منسوخ کر دیا۔

○ لیبیا میں پاکستان کے سفیر نے نواز شریف حکومت کی برطرفی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے استعفیٰ دے دیا ہے۔

ڈرمیکس۔ ڈرموکیور کریم

خارش، داد، چنبل، اگزیما، پھوڑے پھنسیاں اور دیگر بے شمار جلدی عوارض کی ایک ہی کریم انگریزی یونانی اور ہومیوپیتھک سٹورز سے بھی مل سکتی ہے۔

تیار کردہ

بھٹی ہومیوپیتھک کلینک۔ چمن بازار ربوہ

ربوہ میں الائیڈ بینک کی شاخ کا اجراء

خدا تعالیٰ کے فضل سے سٹیٹ بینک آف پاکستان سے لائسنس حاصل کرنے کے بعد الائیڈ بینک نے سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ پر کام شروع کر دیا ہے۔ یہاں بجلی کے بل بھی وصول کئے جاتے ہیں۔ خواتین کے لئے عملہ خواتین کی سہولت موجود ہے۔

مینیجر الائیڈ بینک ربوہ

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دستوں، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑا پن وغیرہ کیلئے بچوں کا ٹانک۔ قیمت ۱۲/- RS لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

فون: ۶۰۶ - ۷۷۱ ربوہ

حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۱۶/-
۶۰ گرام ۴۸/-

اکسیر اولاد نرینہ
(کورس)
۱۵۰/- روپے

زد جام عشق
خاص
۴۸۰/- روپے

روشن کاجل
۵/- روپے

تریاق معدہ
۱۰/- روپے
۲۰/- روپے

NASIR ناصر

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

فون: ۶۳۴ فیکس: ۵۳۴ - ۰۴۵۲۴